B.A. part - III
paper - VI
page - I
Section - Afsana Nigari
Date - 14.09.2020

Topic - Rajendra Singh Bedi Ki Afsana Nigari

راجندر سنگھ بیدی کی افسانہ نگاری

افسانہ نگاری اردو ادب کی ایک معروف و مشہور صنف ہے۔ اس صنف کو جلا بخشنے
اور ترقی سے ہمکنار کرنے میں بہت سارے افسانہ نگاروں نے حصہ لیا ہے۔ انہیں افسانہ
نگاروں میں راجندر سنگھ بیدی بھی ہیں۔ راجندر سنگھ بیدی ایک کہنہ مشق افسانہ
نگار ہیں۔ اردو دنیا نے ان کو بین الاقوامی سطح کے افسانہ نگاروں میں شامل کیا ہے۔
فن افسانہ نگاری میں بیدی کا مقام کرشن چندر سے بھی بلند و بالا ہے۔ وہ
عرصہ دراز سے کہانیاں اور افسانے لکھتے رہے ہیں اور اردو افسانے کو ترقی سے ہمکنار کرتے رہے ہیں
ان کے افسانوں میں "دانہ و دام" "گرہن" "کوکو جلی" "ساتھ کھیل" "لاجونتی" "اپنے دکھ مجھے دے دو"
وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ اردو ادب کو راجندر سنگھ بیدی جیسے افسانہ
نگار پر بجا طور فخر ہے۔

راجندر سنگھ کے افسانوں میں سماجی، سیاسی، جنسی اور معاشی مسائل کا
ذکر ملتا ہے۔ بالخصوص طور عورتوں کی مظلومیت اور سماج میں ان کی ناقدری کے وجوہات
بھی دکھائی دیتے ہیں۔ راجندر سنگھ بیدی بڑے حساس فنکار تھے۔ وہ انسانوں میں
ان کی نفسیات، ان کے جذبات اور ان کے دل کی گہرائی کے رازدار بن کر افسانوں میں
نظر آتے ہیں۔

ان کا تعلق چونکہ پنجاب سے تھا۔ اس لئے انہوں نے وہاں جو کچھ اپنی نظروں سے دیکھا،
سمجھا اور محسوس کیا ہے اس کو اپنے فن میں سمو دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔
ان کی زندگی میں ملک کی تقسیم، آبادی کا تبادلہ، خونی فسادات، مہاجرین کی بازآبادکاری
جیسے مسائل رونما ہوئے۔ انسانیت شرمسار ہوئی۔ حیوانیت، درندگی، رہزنی جیسے
واقعات کا شکار جانی بڑے درد اور دکھ کے ساتھ انہوں نے اپنے افسانوں میں بیان کیا ہے۔
راجندر سنگھ بیدی نے "کوکو جلی اور گرہن" جیسے افسانوں میں عورت کی زندگی، اس کی

دکھ، درد اس کی فطرت ہے کہ معاشرہ مردوں کی ہوس پرستی، جنسی استحصال، وحشت وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

افسانہ "لاجونتی" میں تقسیم ملک کے بعد جب امن و شانتی کی چاپ پیدا ہوئی تو اس وقت بے شمار زخمی لوگوں نے اٹھ کر اپنے بدن سے خون پونچھ ڈالا اور پھر سب مل کر ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جن کے بدن صحیح و سالم تھے لیکن دل زخمی تھے۔

لوگ اب گلی گلی، محلے محلے میں "ہردے میں بساؤ" کمیٹیاں بنا کر، مہاجروں اور مظلوموں کو گلے لگانے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ ان کا نعرہ تھا کہ "کاروبار میں بساؤ، زمین پر بساؤ اور گھروں میں بساؤ" اس کے علاوہ مغویہ عورتوں کے سلسلے میں سلوگن تھا "دل میں بساؤ" یہ سماجی تبدیلی، شعور کی بیداری جو رونما ہوئی اس کو افسانوں میں پیش کر کے راجندر سنگھ بیدی نے نہایت عمدہ درس دیا ہے۔

راجندر سنگھ بیدی کے پہلو میں ایک درد مند اور حساس دل ہے۔ اس درد مند دل نے انہیں مختلف النوع چیزیں دکھائی ہیں۔ ایک طرف جہاں پنجاب کی زرخیز سرزمین کے ان گنت مناظر ہیں تو دوسری طرف روحانی لذت، زندگی کی دلفریبی کو بھی قریب سے دیکھا ہے۔

راجندر سنگھ بیدی انسانیت کو ایک شدید کرب میں مبتلا پاتا ہے۔ اور اسی کرب سے اپنے جذبات میں تڑپ پیدا کی ہے۔ ان کی نگاہوں میں ہر چھوٹی بڑی چیزیں اہمیت کی حامل بن جاتی ہیں۔ ان کے افسانہ "جوگیا" میں ایک مظلوم بیوہ عورت ہے اور اس کی جوان بیٹی کا مسئلہ بے حد کربناک انداز میں سامنے آتا ہے۔ جوگیا کی ماں ہر انجن دیوان کی دوسری بیوی تھی جسے لوگوں نے نہیں تسلیم کیا۔ جوگیا اس دیوان کی لڑکی تھی مگر لوگ جوگیا کی ماں کو دیوان صاحب کی رکھیل کہتے تھے جس سبب جوگیا کی شادی ممکن نہ ہو سکی۔ اس کو سماج کے ظلم و ستم نا سہنے پڑے۔ وہ مجبور ہو کر اپنی بیٹی جوگیا کے ساتھ کاشی چلی گئی۔

راجندر سنگھ بیدی کا افسانہ جذبات کی شدت اور فنی نزاکتوں میں ڈوب کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ وہ اپنی فنی کائنات کے جز و کل پر پوری طرح قادر دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے اردو افسانہ نگاری میں ان کی حیثیت بجا طور پر قابل فخر لائق تحسین اور جاوداں بن گئی ہے۔